(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

اَلْقَطْرَةُ مِنْ بِحَارِ مَنَاقِبِ النَّبِی وَالْعِتْرَةِ

کا ترجمہ

مولف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ۔ لاہور فون: 5425372

کل الحقوق محفوظۃ

نام کتاب .... مناقب اہل بیتؑ (جلد دوم)

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر چوہدری

ہدیہ .... =/200 روپے

بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کا عہدہ کس کے سپرد کرتا ہے۔ (مناقب ابن شہر اشوب ۴/۱۳۰)

امام کو غصہ آیا

(۱۹/۳۴۹) اسی کتاب میں نقل ہے کہ کہا گیا:

حضرت سجادؑ کا ایک غلام تھا جو حضرت کے لئے زراعت کرتا تھا۔ ایک دن حضرتؑ اپنی زمین کی طرف آئے تاکہ نزدیک آ کر اس کے کام کو دیکھیں۔ آپؑ نے دیکھا کہ بہت سی زراعت خراب ہو چکی ہے۔ امامؑ کو غصہ آیا اور غلام کو اس چابک کے ساتھ مارا جو آپ کے ہاتھ میں تھا۔ پھر آپ پشیمان ہوئے کہ کیوں اسے مارا ہے۔ جب آپ گھر واپس آئے تو کسی کو غلام کے پیچھے بھیجا۔ جب غلام امامؑ کے پاس آیا تو دیکھا کہ امامؑ نے اپنا لباس اتارا ہوا ہے، اور وہ چابک اپنے سامنے رکھا ہوا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ حضرت مجھے سزا دینا چاہتے ہیں۔ لہٰذا وہ اور ڈر گیا۔ امامؑ نے چابک اٹھایا اور ہاتھ غلام کی طرف کر کے فرمایا:

میں نے فلاں کام کیا ہے، یعنی تجھے چابک مارا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ ایک غلطی تھی اس چابک کو پکڑو اور مجھ سے قصاص لو۔ جس طرح میں نے مارا ہے اسی طرح تم مجھے مارو۔ غلام نے عرض کی۔ اے میرے مولاؑ! میرا گمان تھا کہ مجھے سزا دو گے اور میں سزا کے لائق ہوں۔ پس میں کس طرح آپ سے قصاص لوں؟ امامؑ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر تم قصاص لو۔ اس نے عرض کیا: میں اس طرح کی جسارت کرنے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ آپ اختیار رکھتے ہیں اگر میرا کوئی حق ہے تو میں نے معاف کر دیا۔ امامؑ نے چند بار اپنی درخواست کا تکرار کیا اور وہ ہر دفعہ تعظیم کرتا رہا اور معاف کرتا رہا۔ جب حضرتؑ نے دیکھا کہ غلام قصاص نہیں لے رہا، تو آپ نے فرمایا: اگر تو قصاص نہیں لیتا تو میں نے وہ زراعت کے کھیت تجھے بخش دیئے۔ (مناقب ابن شہر اشوب ۴/۱۵۸، بحار الانوار ۴۶/۹۲)

امامؑ کا ورثہ اور شکرانہ

(۲۰/۳۵۰) شیخ صدوقؒ کتاب خصال میں امام باقرؑ سے روایت کرتے ہیں:

کان علی بن الحسین یصلی فی الیوم واللیلة الف رکعة کما کان یفعل امیر المومنین .

"حضرت زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام دن رات میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے جیسا کہ امیر المومنین کیا کرتے تھے۔

آپ کے پانچ سو کھجور کے درخت تھے ان میں سے ہر ایک کے نیچے دو رکعت نماز پڑھتے تھے جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ کا رنگ تبدیل ہو جاتا اور آپ کا نماز میں کھڑے ہونا ایسے ہوتا جیسے کوئی ذلیل بندہ کسی بلند مرتبہ بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو۔ خدا کے خوف سے ان کے تمام اعضاء کانپتے تھے، اور ایسے نماز پڑھتے تھے جیسے ان کی آخری نماز ہے اور بعد میں نماز نہ پڑھ سکیں گے لہذا الوداعی نماز سمجھ کر پڑھتے تھے"

(بحار الانوار: ۴۶/۷۹ و مدینۃ المعاجز، مناقب ابن شہر آشوب: ۳/۱۵۰ سطر ۳)

نوافل نقصان کو پورا کرتے ہیں

ایک دن نماز کی حالت میں آپ کے کندھے مبارک سے ردا نیچے گر گئی اور نماز کے آخر تک اسے صحیح نہ کیا۔ جب بعض اصحاب نے آپ سے ردا کی طرف توجہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، کیا تجھے معلوم ہے میں کس کے حضور میں کھڑا تھا؟ کسی بندے سے صرف نماز کا وہ حصہ قبول ہوتا ہے جس میں حضور قلب ہو۔ اس نے عرض کیا: اس طرح ہم تو ہلاک ہو گئے۔ حضرت نے فرمایا۔

کلا ان اللہ متمم ذلک بالنوافل

"ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ خدا اس کے نقصان کو نوافل کے ساتھ پورا کر دیتا ہے"

امام سجاد کا خیرات بانٹنا

حضرت کا طریق کار یہ تھا کہ آپ رات کی تاریکی میں اپنی پشت پر چمڑے کی بوری